ڈاکٹر شیخ عبدالحلیم محمود شیخ الازہر قاہرہ

ترجمہ : مولانا محمد حسن جان مدرس دارالعلوم حقانیہ

شیخ الازہر سے انٹرویو

عالم اسلام کے بعض اہم مسائل

شیخ الازہر ڈاکٹر شیخ عبدالحلیم محمود کا عالم اسلام کے اہم مسائل اور مشکلات پر ایک انٹرویو مکہ مکرمہ کے ہفت روزہ " اخبار العالم الاسلامی " نے شائع کیا ہے ۔ اس کے کچھ اقتباسات تلخیص اور اختصار کے ساتھ اردو میں پیش ہیں ——— " ادارہ "

س ۔ دنیا کی اسلامی اقلیتیں اپنی امداد اور تائید کی بڑی محتاج ہیں ، اس سلسلے میں جامع ازہر کا پروگرام کیا ہے ۔ ؟

ج ۔ جامع ازہر ان تمام اقلیتوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہتا ہے ۔ اور ان کی ضرورتوں سے باخبر رہنا چاہتا ہے ۔ ان کی عام ضرورتیں کتابوں اور وظائف کی ہوتی ہیں ۔ اس کے علاوہ جامع ازہر اس تمام مکر و دجل اور غلط پروپیگنڈوں سے بھی پردہ اٹھانا چاہتا ہے ۔ جو اسلام کے خلاف استعمال ہوتا ہے ۔ اور اپنے سفارت خانوں اور صحافت کے ذریعہ ذہنوں کو بیدار کرتا رہتا ہے ۔

س ۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ویٹی کن اور عیسائی کلیسا نے جامع ازہر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر فلم رکوانے کے لئے امداد چاہی ہے ۔

ج ۔ مسلم دل آزار فلم نامی محمد رسول اللہ کے بارے میں شیخ الازہر نے فرمایا کہ یہ فلم اور اس جیسی دوسری فلمیں جن میں حضرات صحابہ کرامؓ اور خصوصاً اکابر صحابہ کرامؓ کے نام سے پارٹ ادا کئے جاتے ہیں ۔ جامع ازہر ان کو سختی سے اور قطعی طور پر منع کرتا ہے ۔ اور جامع ازہر کے مجمع البحوث الاسلامیہ کی طرف سے بھی ایسی فلموں کے بارے میں تحریم اور ناجائز ہونے کی ایک قرارداد پاس ہوئی

ہے، جسے دنیا بھر کے تمام مصری سفارت خانوں کو بھیجا گیا ہے۔ اور عام طور پر اس قرارداد کی نشر واشاعت ہو چکی ہے۔ کیا ایک شخص جس کی پوری زندگی لہو ولعب اور فحاشی میں گذر گئی ہو وہ ایک بڑے صحابی اور خصوصاً ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کا پارٹ ادا کر سکتا ہے اور جب سے مسیحی کلیسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر فلم کی اجازت دے چکا ہے، اسوقت سے عیسائی دنیا میں اس قسم کی فلموں کی بہتات ہو گئی ہے، جب یہ بیباکی اس حد تک بڑھ گئی کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عشقی داستانوں پر فلم بنانے کی جسارت کی تو آجکل انگلینڈ کے مسیحی پادری جامع ازہر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر فلمیں بنانے کے روکوانے کیلئے امداد چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو مسیحی مذہب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بدنامی ہے۔ جامع ازہر سے اور مسلمانوں سے اس لئے امداد چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا رسول اور قابل عزت واحترام مانتے ہیں اور جامع ازہر اس سلسلے میں ان کی امداد کریگا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہمارے عقیدہ میں خدا کے پیغمبر ہیں اور اُن کی بے عزتی ناقابلِ برداشت ہے۔ اس بنا پر ہم محمد رسول اللہ نامی فلم اور ان تمام فلموں کو ناجائز اور حرام قرار دیتے ہیں جن میں کسی صحابی کو بھی، خواہ کسی صورت میں بھی ہو، ظاہر کیا گیا ہو۔

فن وادب آرٹس اور کلچر

سوال:- قوموں کی تربیت میں آرٹس کا بڑا اثر ہے، اس کے بارے میں اسلام کی کیا رائے ہے۔

جواب:- خداوند قدوس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ۔ کہ ہم نے ان کو شعر کی تعلیم نہیں دی اور نہ یہ اُن کی شایانِ شان ہے یہ آخری جملہ بڑا عجیب ہے، جس سے اسلام کی رائے شعر و شاعری کے متعلق شخصیتوں کے بارے میں ظاہر ہو جاتی ہے کہ بعض ایسی اعلیٰ معیار کی شخصیتیں ہوتی ہیں۔ جیسے انبیائے کرام جن کی شان شعر و شاعری نہیں ہے، اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے لئے شعر تربیت اور نیک اخلاق کا کچھ کام دے سکتا ہے اور اس قسم کے لوگ ضرور انبیائے کرام کے درجے کے نہیں ہوں گے لیکن عام طور پر شعر و شاعری کے بارے میں اسلام کی رائے یہ ہے کہ: والشعراء یتبعھم الغاوٗن الم تر انھم فی کل واد یھیمون وانھم یقولون ما لا یفعلون۔ شاعروں کی بات پر وہ لوگ چلتے ہیں جو بے راہ ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ

وہ ہر میدان میں سرمارتے پھرتے ہیں اور یہ کہ وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔" پھر اللہ تعالیٰ شاعروں سے بعض کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں کہ "مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کیئے اچھے اور یاد کی اللہ کی بہت، اور بدلہ لیا اس کے پیچھے کہ اُن پہ ظلم ہوا ہو اور اب ظلم کرنے والے معلوم کرلیں گے کہ وہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔" اسلام کی نظر میں شاعر میں یہ شروط ہونی چاہئیں تب اس کا شعر درست ہوگا، مومن ہوگا، نیک عمل ہوگا، اور نیک عمل میں لہو اور عیشیات فساد اور لڑانا نہیں ہوتا اور یہ کہ ذاکر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو سچے اور درست ایمان کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اور سب سے عجیب تر آخری شرط ہے: "وانتصروا من بعد ما ظلموا۔" اور فن کار شعراء عام طور پہ ایسے نہیں ہوتے کہ وہ ظلم کے بعد بدلہ لینا چاہیں اس لئے قرآن کریم نے یہ شرط بڑھا دی کہ شاعر اپنے کلام اور شعر، اپنے علم و کردار سے ظلم کا بدلہ لینا چاہیں جو اسکی ذات یا اسکی قوم پر کیا گیا ہو۔

اب، اسلام کی رائے آرٹس کے متعلق صاف درست اور واضح ہے کہ آرٹس کا مقصد کمال اور انسانی خدمت اور وہ اصول و مبادی ہونا چاہیئے جن کیطرف اسلام دعوت دیتا ہے اور نوجوانوں کی اصلاح ہونی چاہیئے، ان افکار و خیالات کے خلاف جو اسلام سے جوڑ نہیں رکھتے۔ اور اسلامی آرٹس میں بھی دوسرے آرٹس کی طرح بیباک شاعر بھی گذرے ہیں اور نیک و زاہد بھی اور اس طرح ہر آرٹس میں ہر قسم کے لوگ گذرے ہیں جنکی بنیاد اس مغربی نظریہ پر ہو کہ فن برائے فن ہونا چاہیئے، اس نظریئے کا مطلب تو یہ ہے کہ انسان ہر دیکھی ہوئی چیز کی تصویر زبان سے یا فوٹو یا مجسمہ تراشنے سے پیش کرسکتا ہے۔ خواہ وہ تصویر معاشرے کے لئے نقصان دہ ہو یا نہ ہو اور یہ نظریہ دینی نظریہ نہیں بلکہ آرٹس کسی کمال اور انسان کی خدمت کیلئے ہونا چاہیئے۔

دنیا میں کمیونزم اور صیہونیت نوجوانوں کی اخلاقی بربادی کے درپے ہیں۔"

سوال:۔ آج کے جوان مستقبل کے معمار ہیں تو جوانوں کے کونسے مسائل ہیں جن کا اہتمام جامع ازہر کرتا ہے۔ اور کہاں تک ازہر اس میں کامیاب ہوگیا ہے۔؟

جواب:۔ جامع ازہر پوری دنیا کے نوجوانوں کے بارے میں فکرمند ہے، کیونکہ مسلمان نوجوان بھی ان کا ایک حصہ ہے، اور مخرب اخلاق لہریں آرہی ہیں جو پوری دنیا کو تباہ کر دینا چاہتی ہیں جن کے چلانے کے لئے دو گروہ ذمہ دار ہیں، کیمونسٹ اور یہود۔

کمیونسٹوں کا مقصد یہ ہے کہ نوجوانوں کو کمیونزم کیطرف مائل کردیں اور مشرق و مغرب میں

ایسے بہت سے مسائل اور مشکلات پھیلا دیتے ہیں جو نوجوانوں کو کمیونزم کیطرف لے جائیں اور اس قسم کی مشکلات اور مسائل کے بارے میں جامع ازہر بہت فکرمند رہتا ہے۔ اور واضح طور پہ بتا دیتا ہے کہ اسلام اور کمیونزم میں بنیادی اختلاف ہے اور کمیونزم کی غلطی دکھاتا ہے۔ اور اس مقصد کیلئے ازہریوں نے بڑی کتابیں لکھ دی ہیں اور یہودیوں کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے، کہ پوری دنیا کے نوجوانوں کو خراب کر دیا جائے خواہ وہ مسیحی ہوں یا مسلمان یا کوئی دوسرا ہو تاکہ پورا انسانی معاشرہ خراب ہو جائے اور ان کو رئاست ملے کیونکہ ان کا پروگرام پورے عالم کو خراب کر کے ان کو لقمۂ خوراک بنانا ہے اور ان میں حسب منشار تصرف کرنا ہے، اور اس بارے میں ان کا نظریہ اسلام اور مسیحیت دونوں کیطرف یکساں ہے اور وہ فساد عریانیت کے ذریعہ ہو یا دیگر اخلاقی جرائم کے ذریعہ، اور ان ذریعوں سے اپنا پروگرام پورا کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کو دنیا کی قیادت ملے اور لوگوں میں اپنے مذاق اور منشار کے مطابق تصرف کرتے رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کے تمام تدبیروں کو نیست و نابود کر دیں گے۔ جامع ازہر ان دونوں کے مقابلے میں کھڑا رہتا ہے۔ تاکہ وہ عام نوجوانوں کو خراب نہ کر سکے اور خصوصاً مسلمان نوجوانوں کو۔

" اسلامی شریعت جاری کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔"

سوال: شیخ الاسلام والمسلمین کی حیثیت سے آپ نے ضرور قرآن اور شریعت اسلامی کے مطابق احکام جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہوگا تو کہاں تک آپ اس مطالبے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔؟ اور کیا یہ درست ہے جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ شریعت اسلامی کے نفاذ میں رکاوٹیں ہیں۔؟

جواب: میں نے اسلامی شریعت جاری کرنے کی ضرورت پہ تمام مصری یونیورسٹیوں میں اسیوط سے سکندریہ تک تقریریں کی ہیں اور مجلس قضاۃ اور بار ایٹ لاء اور ازہر اور عام مجالس میں بھی، اور یہ اس لئے کہ نہ صرف مصر بلکہ تمام عالم اسلامی کے اذہان کو بیدار کیا جائے کہ طاقت اور ترقی عزت اور کامیابی یہ سب کچھ اسلامی شریعت جاری کرنے کے بغیر قطعاً ممکن نہیں ہے۔ میں نے انڈونیشیا کے علمی مجالس میں کہا ہے۔ کہ علماء کا کام اسلامی شریعت جاری کرانا اور اسلامی تہذیب کی نگرانی ہے اور مجھے یاد ہے کہ ایک بار ایک مستشرق اسلام کے عہد اول کی فتوحات سے مبہوت اور حیران ہوتے ہوئے کہنے لگا کہ اتنی کم مدت میں اتنی بڑی فتوحات کیسے ہوئیں، اور خصوصاً دو بڑی عظیم اور یکتا سلطنتوں فارس اور روم کے مقابلے میں، اور پھر ایسے لوگوں نے فتوحات کیں جو جزیرۃ العرب کے آزاد اور مختلف قبائل تھے اور پھر کیسے یہ مختلف قسم کے قبائل متحد اور ایک قوت

بن کر تمام دنیا کے مقابلے میں آئے اور کامیاب اور غالب اور مصلح ہو کر آئے یہ سب کچھ کیوں ہوا پھر خود ایک عجیب مذاقی جواب، دینے لگا کہ اس وقت زمین کا حجم موجودہ زمین کے حجم کا دسواں حصہ یا اس سے بھی کم ہوگا پھر دوسرا مذاقی جواب دینے لگا کہ اگر تم کو یہ جواب پسند نہیں تو دوسرا جواب یہ فرض کرلو کہ اس وقت ان کے قدموں کے نیچے زمین سکڑ جاتی تھی پس جب وہ ایک قدم اٹھاتے تو ان کے قدموں کے نیچے سو قدموں کی زمین جمع اور سکڑ جاتی تھی، پھر کہنے لگا کہ اگر تم کو یہ پہلا اور دوسرا جواب پسند نہ ہو تو تم خود بھی میرے ساتھ ان فتوحات کی علت ظاہر کرنے میں فکر کرو کیونکہ میں تو ان کے حقیقی اسباب وعلل بیان کرنے سے عاجز ہوں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ مغرب والے ان کی تعلیل سے عاجز اس لئے ہیں کہ ان کو اسلامی ایمان کی حقیقت معلوم نہیں جو تمام گھاٹیوں اور مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی کامیابی اور خداوند تعالیٰ پر اعتماد کا اعلان کرتا ہے اور جب امت میں صحیح اور سچا ایمان آجائے اور یہ شریعت پر عمل کرنے اور شرعی حدود جاری کئے بغیر نہیں آتا۔ تب یہ امت پوری دنیا کی سلامتی اور اطمینان اور بلند اخلاق اور امن بلکہ حقیقی سعادت کی طرف جو اللہ تعالیٰ نے بتلادیا ہے۔ کی قیادت کرے گی، اس لئے ہم ہر جگہ شرعی حدود جاری کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اسلامی شریعت اور حدود جاری ہوتیں تو یہ موجودہ فساد رشوت، چور بازاری، فحاشی اور عریانیت جو ہر جگہ دکھائی دیتی ہے اور اخلاقی فساد جو نوجوانوں بڑوں اور چھوٹوں میں پھیل گیا ہے نہ ہوتا اگر شریعت جاری ہوتی تو یہ چیزیں نہ ہوتیں بلکہ پورا عالم اسلامی نشاط اور قوت کے ساتھ کامیابی کیطرف آگے بڑھتا۔

شریعت جاری کرنے کے بارے میں حقیقت یہ ہے کہ کوئی خاص رکاوٹ نہیں بلکہ اپنی کمزوری اور بے ہمتی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شریعت جاری کرنے میں رکاوٹیں ہیں تو وہ کیا کہتے ہیں؟ وہ یہ کہتے ہیں کہ شریعت کے لئے پہلے فضا سازگار کرنی چاہئے تو یہ اعتراض بے کار ہے اور یہ لوگ شریعت جاری نہیں کرنا چاہتے ہیں، دوسرا ایک غلط سوال بھی کرتے ہیں کہ آخر شریعت میں پہلے کس بات پر عمل شروع کریں گے اس کا مطلب تو یہ ہے کہ شریعت میں بعض ایسی باتیں ہیں جن پر پہلے عمل کرنا چاہئے اور بعض باتیں ایسی ہیں جو بعد میں قابل عمل ہیں اور بعض باتیں چھوڑ دینے کی ہیں۔ اور یہ سوال قابل بحث بھی نہیں ہے، کیونکہ ہم جب شریعت کا مطالبہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بعض باتوں کو تدریجی طور پر رائج کرنے کے قائل نہیں، بلکہ پوری شریعت دفعۃً جاری کرنے کے قائل ہیں۔ میں نے اسکی مثال بھی دی ہے کہ جب جلالۃ الملک

باقی ص۱۴ پر